Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | اتوار ۔ ۲۸ ۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ ۲۰ ۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۔ ۲۰ ۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۳۸

خالق کو راضی کرو

مخلوق کو خوش کرنے کے درپے ہونے سے کیا بن سکتا ہے۔ خالق کو راضی کرو۔ پھر سب راضی ہی راضی ہیں۔ دعائیں کرتے رہو کہ بڑی بڑی خفیہ راہوں سے شرک آتا ہے سب سے بڑا شرک تو اسی زمانے میں دنیا پرستی کا تھا جسے امام نے یہ عہد لے کر توڑا ۔ میں دین کو دنیا پر مقدّم کروں گا۔ اب اس عہد کو نبھاؤ۔ اگر ہم میں بھی امانتوں میں خیانت کرنے والے۔ چوریاں کرنے والے۔ رشوتیں لینے والے۔ جھوٹ بولنے والے ہوں تو ہم میں اور غیر میں کیا فرق ہوا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بُود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اُسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش و ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۲)

ٹوپی پہننے کو رواج دیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ٹوپی سے انسان بہت سی بدیوں سے اس وجہ سے بچتا ہے کہ لوگ آپ سے ان بدیوں کی توقع نہیں کرتے۔ ٹوپی آپ کے مزاج کی تشخیص کر دیتی ہے۔ اور تعین کر دیتی ہے، لیکن جہاں تک (بیت الذکر) میں ٹوپی کا تعلق ہے اس کا ادب سے گہرا تعلق ہے۔ میں ایسے نوجوان جانتا ہوں کہ جب ان کو کہا جاتا تھا کہ ٹوپی پہنو تو کہتے تھے۔ ثابت کرو کہاں حکم ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے۔ اور اپنے والد کے سامنے بغیر ٹوپی کے جاتے ہوئے ان کی جان نکلتی تھی۔ وہاں جرأت نہیں ہوتی تھی کہ دندناتے ہوئے ننگے سر چلے جائیں اور جب (بیت الذکر) میں روکتے تھے تو کہتے تھے کہ کوئی ضرورت نہیں یعنی خدا سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ باپ سے ڈرنا ضروری ہے۔ اور باپ بھی وہ جو جلال والا باپ ہو۔ یہ نہایت بیہودہ حرکتیں ہیں یہ بیہودہ بحثیں ہیں۔ اگر تم ٹوپی اتار کر اسی طرح دندناتے ہوئے پھرو گے تو زبردستی تو تم پر کوئی نہیں ہو سکے گی۔ نہ امور عامہ کو اختیار۔ نہ خدام کو۔ نہ انصار کو، جماعت کا کوئی نظام تمہیں سزا نہیں دے گا مگر تم اپنے آپ کو جو سزا دے رہے ہو۔ تم نے جو بے ادبی کی راہ اختیار کر لی۔ وہ تمہیں سب برکتوں سے محروم کر دے گی۔ خدا کے حضور جھکنے کے لئے جس قسم کی عاجزانہ روح کی ضرورت ہے وہ روح باہر چھوڑ کر جا رہے ہو اور (بیت الذکر) میں زینت لیکر نہیں جا رہے۔ حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ (۔) اے لوگو (بیت الذکر) میں زینت لیکر جایا کرو (بیت الذکر) کی سب سے بڑی زینت تقویٰ ہے ادب ہے۔ حیاء ہے اور ٹوپی کا سر سے اُترنا اس زینت کے بالکل برخلاف اور مخالفانہ بات ہے۔ پس ان تقاضوں کو پورا کرنا چاہئیے اور ہماری فطرت میں جو بات داخل ہے اسکو مدنظر رکھنا چاہئیے۔ مغرب میں بعض دفعہ لوگ سوال کرتے ہیں کہ ٹوپی پہننا

باقی صـ۷ پر

فہرست نماز جنازہ غائب

ذیل میں ان احباب و خواتین کی فہرست شائع کی جا رہی ہے جن کی نماز جنازہ غائب مورخہ ۱۴ ۔ مئی ۱۹۹۳ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد از نماز جمعہ پڑھائی۔

۱۔ مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب ربوہ (حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے تھے)

۲۔ مکرم عبدالباری صاحب۔ ایڈیشنل نیشنل امیر بنگلہ دیش

۳۔ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور

۴۔ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب ۔ سرگودھا

۵۔ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ۔ قادیان

۶۔ مکرم عزیز احمد صاحب ۔ پٹنہ انڈیا۔

۷۔ مکرمہ والدہ صاحبہ محترمہ ام ہانی مشتاق صاحبہ ۔ حیدرآباد انڈیا۔

۸۔ مکرمہ والدہ صاحبہ ناصر احمد صاحب چوہدری (آف شکاگو امریکہ)

۹۔ مکرم حسن علی صاحب برادر اکبر مکرم محمد احمد صاحب آف جرمنی۔

۱۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ قریشی نور احمد صاحب ۔ کراچی

نمایاں کامیابی

مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ہائیڈل برگ جرمنی کی پوتی عزیزہ عطیۃ الحیٔ شمس بنت ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی جرمنی ہاتھ سے بنائی جانے والی تصویروں کے ایک مقابلہ میں SEGEBERG کے تمام سکولوں میں بڑے گروپ میں اوّل انعام کی مستحق قرار دی گئی ہے۔ اس مقابلے کا عنوان

باقی صـ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۲۰۔ جون ۱۹۹۳ء

وقت کی کیفیت

اگرچہ ہم نے وقت کو تقسیم کیا ہوا ہے۔ یہ دن ہے۔ یہ رات ہے۔ یہ صبح ہے۔ دوپہر ہے شام ہے۔ یہ ایک دن ہے یہ ایک ہفتہ ہے۔ یہ ایک مہینہ ہے اور یہ ایک سال ہے۔ اس تقسیم کے نتیجے میں ہم آغاز اور انجام کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وقت ناقابلِ تقسیم اکائی ہے۔ یہ ایک تسلسل ہے۔ جس کا کوئی سرا نہیں۔ جس کا کوئی سنگِ میل نہیں۔ جو نہ تھمتا ہے نہ تیز ہوتا ہے۔ ایک ہی رفتار سے چلا جا رہا ہے اور کاروبارِ کون و مکاں کے لئے یہ چلتا ہی رہتا ہے۔

ہم نے صرف اپنی آسانی کے لئے وقت کو تقسیم کر رکھا ہے۔ وقت خود کو تقسیم نہیں کرتا یہ نہ صبح دیکھتا ہے نہ شام۔ نہ دن دیکھتا ہے نہ رات۔ اس کے لئے نہ کسی ایک دن کی کوئی اہمیت ہے نہ کسی صدی کی۔ ازل کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ نہیں معلوم ابد کسے کہتے ہیں۔ یہ بھی کسی کو معلوم نہیں۔

ہم یہ سوچتے ہیں کہ یہ کام کل کریں گے۔ کل تو ضرور آئے گا لیکن کیا ہم کل یہ کام کر سکیں گے یا نہیں۔ کیا ہم کل تک موجود ہوں گے یا نہیں۔ کیا کل ہمیں وہ تمام عوامل حاصل ہوں گے یا نہیں جن سے ہمارا کام ہو سکے گا۔ یہ کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے کل کی بات کی حالانکہ کل تک تو کئی گھنٹے ہیں۔ ہمیں تو ایک پل کا بھی علم نہیں کہ کیا ہو گا۔ دنیا کے ساتھ۔ دنیا والوں کے ساتھ اور سب سے زیادہ ہمارے ساتھ۔

بعض اوقات ہم کسی اچھی بات کے متعلق سوچتے رہتے ہیں۔ کریں گے۔ ضرور کریں گے۔ بلکہ کرتے رہیں گے اور ایسا کرنے کے لئے کسی وقت اپنے آپ سے عہد کریں گے۔ لیکن کب؟ مستقبل وقت کی تقسیم میں تو موجود ہے۔ لیکن وقت کے تسلسل میں یہ کس کے لئے ہے اور کس کے لئے نہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ ہمارا مستقبل یہی لمحہ ہے جس میں ہم بات کر رہے ہیں۔ یا اس کے بعد آنے والا کوئی لمحہ۔ یہ بات کوئی معمہ نہیں ہے۔ ایک حقیقت ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اسی لمحہ کو اہمیت دیں جسے ہم حال کہتے ہیں۔ اور جو عہد باندھنا ہے باندھ لیں اور کام شروع کر دیں۔

بچوں کو پستول دکھا کر لُوٹ لیا سامان
نقدی، زیور سب کچھ لے کر خوب کیا نقصان
اپنے بچوں کی کنپٹی پر بھی رکھ پستول
تجھ کو کس کی شرم دلاؤں او بے شرم انسان

ـــــــ ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوچھو تو مجھ سے کیا ہے الفضل روزنامہ
ظلمت میں اک دِیا ہے الفضل روزنامہ
ہر ایک پڑھ کے اس کو مسرور ہو رہا ہے
کیا خوب روز کا ہے الفضل روزنامہ
اس کے اداریے سے دل جھومتا ہے میرا
گویا کہ مہ لقا ہے الفضل روزنامہ
چشمہ یہ معرفت کا سیراب کر رہا ہے
اک نعمتِ خدا ہے الفضل روزنامہ
اِک بار چوم کر پھر سینے سے ہے لگایا
مجھ کو تو جب ملا ہے الفضل روزنامہ
گر پوچھتے ہو مجھ سے تو بتا ہی دوں میں سُن لو
میرا تو دل رُبا ہے الفضل روزنامہ
ہر ایک اس کا کالم آواز دے رہا ہے
دیکھو کہ حق نما ہے الفضل روزنامہ
بوڑھوں کا یہ عصا ہے بچوں کا رہنما ہے
بے کس کا آسرا ہے الفضل روزنامہ
تعلیم دے رہا ہے کیا خوب دینِ حق کی
ایماں بڑھا رہا ہے الفضل روزنامہ
آقا کی باتیں اس میں ربوہ کی میٹھی خوشبو
ہر علم سے بھرا ہے الفضل روزنامہ
یہ راہِ اتقا ہے ہر اک کا مدعا ہے
اللہ کی عطا ہے الفضل روزنامہ
مرکز کی بات ہم تک پہنچا رہا ہے پیہم
دلکش ہے جانفزا ہے الفضل روزنامہ
آنکھوں کی ہے یہ ٹھنڈک بے چین کی ہے راحت
بُستاں ہرا ہرا ہے الفضل روزنامہ
یہ تشنگی میں ٹھنڈا پانی پلا رہا ہے
بھوکوں کی تو غذا ہے الفضل روزنامہ
اندھوں کی آنکھیں کھولے بھٹکوں کو رہ دکھائے
کیا خوب رہنما ہے الفضل روزنامہ
اکسیر و کیمیا ہے اس میں بڑی شفا ہے
بیمار کی دوا ہے الفضل روزنامہ
اس کے مدیر نے تو دل موہ لیا ہے میرا
سارا ہی دلکشا ہے الفضل روزنامہ
چند اور روزنامے پڑھتا ہوں میں روزانہ
ہر ایک سے سوا ہے الفضل روزنامہ
خوش ہو کے دیکھ تُوِدی اب ہاتھ میں یہ کیا ہے
پُر کاشش ہے کھلا ہے الفضل روزنامہ

مشہود احمد ناصر تُوِدّی کھوکھر

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے۔ ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ ہاں مگر جسے خدا تعالیٰ توفیق دے۔ ہاں ادب سے، حیا سے، شرم سے اُس سے دُعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے۔ اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں۔ اور ان کی سُنی بھی جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صد ۲۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

اللہ تعالیٰ جب امامت کی خلعت کسی شخص کو پہناتا ہے تو وہ شخص اپنے اخلاق فاضلہ محبت اور شفقت اور اعلیٰ سیرت کی بنیاد پر ہر لحاظ سے دوسروں سے ممتاز ہوتا ہے اس کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو امامت سے قبل ہی ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور امامت عطا ہونے کے بعد جبکہ خدا خود اپنے ہاتھ سے اس کی پیشانی کو ممسوح فرماتا ہے تو اس پاک وجود کے خصائل حسنہ اور اخلاقِ فاضلہ اور تعلق باللہ زیادہ اجاگر ہوتا نظر آتا ہے۔

حضرت حافظ مرزا ناصر امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) کی سیرت کے مختلف پہلو ہیں ان میں سے چند ایک جن کا تعلق زیادہ خاکسار سے ہے۔ تحریر کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج میں پڑھائی کے زمانے میں حضور پرنسپل تھے۔ اس دور کو اگر کالج کا سنہری دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ پڑھائی۔ کھیل۔ مباحثات ڈسپلن ہر معاملہ میں ہمارا کالج دوسرے تعلیمی اداروں سے نمایاں نظر آتا تھا۔ حضور کی انتھک محنت کی وجہ سے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔ کی رہنمائی کی وجہ سے کالج کی شاندار عمارت تعمیر ہوئی خاکسار نے اپنی آنکھوں سے حضور کو گرمیوں کی تپتی دوپہر میں کالج کی بنیادوں پر کھڑے نگرانی فرماتے اور وہیں کھانا تناول فرماتے دیکھا ہے۔ کالج کی عمارت اتنے کم خرچ میں تعمیر ہوئی کہ تعمیر کے ماہر اس کی لاگت کی رقم کا سن کر حیران ہو جایا کرتے تھے۔ جب کالج لاہور سے ربوہ منتقل ہوا تو اس بنجر بیابان علاقہ میں ہریالی پھول اور درخت نظر آنے لگے۔ ماہر لائق اور نیک اساتذہ حضور کی قیادت میں دن رات طلباء کو پڑھانے میں مصروف رہتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک لگن ہے ایک دھن ہے کہ ہر طالب علم قابل بنے اور اعلیٰ جوہر بن کر ابھرے۔ کمزور طلباء کو اساتذہ علیحدہ وقت دیتے۔ اپنی طرف سے تواضع بھی کرتے اور ٹیوشن فیس کا تو تصور ہی نہ تھا ایک لگن تھی کہ بس طلباء علم کے سمندر سے کچھ نہ کچھ ضرور حاصل کر لیں۔ یہ سب کچھ پرنسپل محترم کی ذاتی کاوش محنت اور دعا کا نتیجہ تھا۔ پھر پھل کے طور پر خدا تعالیٰ نے اس کالج کا وہ معیار بنا دیا کہ سارے پاکستان سے بلکہ بیرون ممالک سے اس میں طلباء کھچے چلے آتے۔ بورڈ اور یونیورسٹی میں نتائج نہایت شاندار رہتے۔ اعلیٰ پوزیشن کے علاوہ اوسط نتائج بھی قابل فخر تھے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ حضور خود ذاتی طور پر طلباء کی نگرانی فرماتے سب کے نتائج پر ان کو بلا کر پوچھتے خاکسار اور ساتھی دوستوں کو تو حضور نے ٹائم ٹیبل بنا کر دیا کہ کالج کے اوقات کے بعد ان اوقات میں پڑھائی کرو اور ان اوقات میں کھیل کرو۔ بعض اوقات تو حضور از راہ شفقت گھر بھی تشریف لے آتے کہ میں دیکھنے آیا ہوں کہ یہ صباح الدین کا پڑھائی کا وقت ہے پڑھ بھی رہا ہے یا نہیں۔ پھر اپنے طلباء پر اتنا بھروسہ تھا کہ ان کی بتائی ہوئی ہر بات کو سچ سمجھتے اس پر جرح نہ فرماتے اور طلباء پر اتنا اعتماد تھا کہ اس اعتماد کو شاید ہی کسی کمزور طالب علم نے ٹھیس پہنچائی ہو۔

ایک مرتبہ خاکسار کا ایف۔ ایس۔ سی کیمسٹری کا پریکٹیکل تھا۔ سالانہ امتحانات کی وجہ سے سب انہماک سے پریکٹیکل کر رہے تھے اور ہمارے نگران اور اساتذہ از راہ شفقت حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ کہ نگران ممتحن نے بدظنی کی بناء پر کہا کہ تم شاید نقل کر رہے ہو۔ اس الزام کی وجہ سے میں نے اس کی سختی سے تردید کی اس پر وہ اور نالاں ہوئے اور میرے پرچے پر "نقل" لکھ دیا میرے لئے عجیب موقع تھا کہ بغیر قصور کے مورد الزام ٹھہرایا گیا میں نے آگے بڑھ کر کہا کہ یہ آپ نے ظلم کیا ہے میں ایسا نہیں ہونے دوں گا ممتحن صاحب نے شور مچایا اس دوران حضرت پرنسپل صاحب وہاں تشریف لائے ممتحن نے شکایت کی۔ حضور نے ساری بات سنی اس کے بعد فرمایا ہمارے بچے نہ نقل کرتے ہیں اور نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ البتہ آپ کو اختیار ہے کہ آپ جو چاہے کریں ہمیں اللہ پر بھروسہ ہے۔ اس واقعہ کے بعد استاذی المکرم چوہدری محمد علی صاحب کی مداخلت سے یہ معاملہ کسی حد تک رفع دفع ہو گیا۔

جہاں تک کھیل کا تعلق ہے حضرت پرنسپل صاحب کھیلوں میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے کشتی رانی میں ہماری ٹیم اکثر و بیشتر یونیورسٹی اور بورڈ کی چیمپئن ہوتی باسکٹ بال میں بھی شاذ ہی دوسرے نمبر پر آتی۔ کبڈی کرکٹ ہاکی۔ بیڈمنٹن وغیرہ کھیلوں میں بھی ہماری ٹیمیں نمایاں مقام رکھتیں۔ اس وقت کے محدود وسائل میں بھی اعلیٰ کھیل کے سامان اور کھلاڑیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے سے بھی دریغ نہ فرماتے۔

مباحثہ اور تقریری مقابلہ جات میں ہمارے کالج کے لئے ہر طرف سے ٹرافیاں آ رہی ہوتی تھیں۔ کالج کے فنکشن علمی ادبی اور ثقافتی لحاظ سے نہایت اعلیٰ معیار کے ہوتے۔ سارے ملک میں ہمارے معیار ہمارے کالج کے ڈنرز کو سراہا جاتا تھا اور کالج کا ماحول ایسا تھا کہ کسی قسم کا مذہبی یا سماجی مسئلہ کبھی نہیں اٹھا تھا۔ احمدی اور غیر از جماعت میں کوئی فرق نہ تھا۔ ایسا ماحول تھا کہ مجھے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں کافی دیر کے بعد علم ہوا کہ وہ احمدی نہیں ہے ایسا ماحول اور ایسا مثالی ادارہ صرف اور صرف حضرت پرنسپل کی ذاتی محنت لگن اور دعا سے تھا۔ جو آج ہمیں کسی تعلیمی ادارے میں نظر نہیں آتا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے جناب صاحبزادہ ایم۔ ایم۔ احمد صاحب کی کوٹھی ۵۔ ڈیوس روڈ لاہور میں وفات پائی آخری وقت خاکسار بھی وہاں موجود تھا۔ جنازہ کو لینے کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو لاہور بھجوایا۔ جب حضرت مرزا بشیر احمد کا جسد مبارک ربوہ لے جانے کے لئے تیاری ہو رہی تھی تو سوال پیدا ہوا کہ جس گاڑی میں میت رکھی ہوئی ہے اور برف کی سلیں ہیں اس میں کون بیٹھے گا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ گھر کے بچوں میں سے کوئی بیٹھے گا۔ سب لائن میں کھڑے ہو جائیں خاکسار کو بھی لائن میں کھڑا کر دیا۔ میری شدید خواہش تھی کہ میں بھی منتخب ہوں دعا کر رہا تھا اور اس وقت مجھے سخت نزلہ تھا۔ اپنا سانس کھینچ کر اس کو روک رہا تھا حضور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم بیٹھو گے میں بہت خوش ہوا سارا رستہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے جسد مبارک کے ساتھ بیٹھ کر دعا کرنے کا حضور نے از راہ شفقت موقع عنایت فرمایا بلکہ اس کی برکت سے ربوہ پہنچنے پر میرا نزلہ بھی غائب ہو چکا تھا۔ یہ بہت بڑا احسان حضور نے مجھ پر فرمایا

اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے رحلت فرمانے کے بعد جب انتخاب امامت کے موقع پر خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو امام جماعت الثالث منتخب فرمایا۔ آپ بیعت مبارک میں پہلی بیعت لینے کے بعد دارِ امامت تشریف لائے۔ حضرت امی جان دام ناصر خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہو کے گھر خاکسار نے مصافحہ کی سعادت حاصل کی حضور نے فرمایا کہ کسی خالی کمرے کا انتظام کرو اور جائے نماز بچھاؤ۔ خاکسار نے حضرت امی جان والے گھر کے باہر والے برآمدے سے منسلک کمرے میں جائے نماز بچھائی۔ حضور سب خاندان سے مل کر اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے جسد مبارک کے سرہانے بیٹھ کر پُرسوز دعا سے فارغ ہونے کے بعد اس کمرے میں تشریف لے گئے اور کافی دیر تک اپنے رب کریم کے حضور سجدہ ریز رہے۔ دن کے وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے جسد مبارک کی زیارت غم سے نڈھال عشاقانِ محمود اور غیر از جماعت حضور کے چاہنے والے کرتے رہے۔ رات کی ڈیوٹی کے لئے اوقات تقسیم کئے گئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ڈیوٹی کے لئے انتخاب فرمایا۔ حضور نے ایک بار پھر احسان عظیم فرماتے ہوئے رات کے زیادہ حصہ کی ڈیوٹی اسی کمرے میں جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا جسد مبارک تھا۔ کا اعزاز خاکسار کو عنایت فرمایا۔ دل کی گہرائیوں سے حضور کے لئے دعائیں نکلتی ہیں کہ خاکسار کو رات کے وقت اکیلے جسدِ مبارک کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع میسر فرمایا۔ خاکسار حضور کے سرہانے بیٹھ کر آپ کی جبین مبارک پر ہاتھ رکھ کر دعا کرتا رہتا۔ اس دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث خاندان کے بزرگ اور خواتین مبارکہ تشریف لاتے رہے اور دعا کرتے رہے۔ خاکسار ان کے ساتھ بھی دعا میں شریک ہو جاتا رہا۔ رات کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جب دعا کے لئے تشریف لائے تو خاکسار کو فرمایا کہ میں حضرت امی جان والے کمرے میں اندر ہوں وہاں فجر کی نماز کی اطلاع مجھے تم نے دینی ہے جب خاکسار حضور کو اطلاع کرنے کمرے کے دروازے پر گیا اور دستک دی تو حضور نے فرمایا کہ صباح الدین میں نماز کے لئے آ رہا ہوں اطلاع کر دو، اس طرح امامت ثالثہ کی پہلی فجر کی نماز کی اطلاع کی توفیق خاکسار کو ملی۔ وہ کمرہ جس میں حضور کا جسد مبارک رکھا گیا تھا۔ برف سے بھرا پڑا تھا تاکہ ٹمپریچر کم رہے۔ نومبر کا مہینہ تھا۔ سردیوں کے دن تھے۔ صبح جب خاکسار کی ڈیوٹی ختم ہوئی تو اس وقت احساس ہوا کہ میں سردی کی وجہ سے ٹھٹھر رہا ہوں مجھے استاذی المکرم سید میر محمود احمد صاحب حضرت چھوٹی آپا کے گھر لے گئے اور گرم گرم کافی پلائی جس سے سردی کا احساس جاتا رہا۔

میری سب سے چھوٹی بہن عزیزہ امۃ البصیر

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۲۔ جون ۱۹۹۳ء

اس وقت امریکہ جو دباؤ پاکستان پر ڈال رہا ہے اسکی غرض یہ ہے کہ وہ مسلمان ممالک سے ہمارے تعلقات کی حوصلہ شکنی کرے۔ ہمیں خود اعتمادی نہ حاصل کرنے دے۔ اور مسلمان دنیا میں جن لوگوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ ان کی مدد سے ہمیں روکے۔ ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم دہشت گرد ہیں۔ ہم

Pay no heed

From Syed N. Shahid Hussain

The purpose of the present pressures by the US on Pakistan is to discourage us from forging links with Muslim countries, self-reliance, and support to the oppressed Muslims the world over. We are accused of practicing "terrorism", spread of drugs and "fundamentalism" (whatever this expression means.

For more than 1400 years, Islam has survived in spite of many threats and, God willing, it will survive till the doomsday in spite of (and perhaps because of) the threats posed to it by anti-Islamic forces.

What is required in Muslim countries is cleansing of our body-politic of traitors, having a stout heart and complete faith in God, seeking friendship and support of friendly eastern countries like China and Japan and by forging unity in our ranks. May God give us the wisdom and courage to do so.

We are enjoined by the Holy Qur'aan and the Prophet (SA) to respect and protect non-Muslims but it is our bounden duty ("farz") to wage struggle (jihad) against injustice and oppression. We should also inform and educate the basically decent people of other faiths—mainly Christians. Hindus and Jews—of the awful crimes being committed against Muslims the world over and seek their help in stopping these terrible events.

Karachi

The News International, Wednesday, June 2, 1993

منشیات پھیلاتے ہیں اور بنیاد پرست ہیں۔ (معلوم نہیں اس جملے کا کیا مطلب ہے)

۱۴۰۰ سال سے اسلام باوجود ادھر ادھر کی دھمکیوں کے زندہ رہا ہے۔ اور خدا نے چاہا تو یہ قیامت تک زندہ رہے گا۔ باوجود اسکے (اور شائد اسی وجہ سے) کہ اسلام مخالف طاقتیں ہمیں دھمکیاں دے رہی ہیں۔

مسلمان ملکوں کو جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اپنے سیاست کے میدان سے غداروں کو نکال دیں اپنا دل مضبوط رکھیں اور خدا تعالیٰ میں ایمان ان کا اعلیٰ درجہ کا ہو۔ مکمل ہو۔ اور یہ ہم مشرقی ممالک مثلاً چین اور جاپان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھیں اور ان کی دوستی کی امداد ہمیں میسر رہے اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے لوگوں میں اتحاد پیدا کریں۔ اے خدا تو ہمیں ایسا کرنے کے لئے عقل عطا کر اور حوصلہ دے۔

قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے لئے ارشاد ہے کہ ہم نان مسلم لوگوں کی حفاظت کریں۔ بلکہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ناانصافی اور تشدد کے خلاف جہاد کریں۔ ہمیں یہ بھی چاہیئے کہ جو لوگ دوسرے مذاہب کے ماننے والے ہیں ان میں سے جو بنیادی طور پر اچھے لوگ ہیں خاص طور پر عیسائی ہندو اور یہودی انہیں بتائیں کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف کس کس قسم کے جرائم سرزد کئے جا رہے ہیں۔ اور انہیں اس جارحیت کو روکنے کے لئے ان کی مدد حاصل کرنی چاہیئے۔

یہ خط دی نیوز کے ۲ جون ۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں سید ایم شاہد حسین نے کراچی سے لکھا۔

دی نیوز انٹرنیشنل
۸ جون ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۸ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں عتیقہ کنول خطوط کے کالم میں کہتی ہیں۔

وہ نصیحت جو عندلیب نقوی نے مسٹر عارف اللہ خان کو ۲۶ مئی کے نیوز پوسٹ میں دی ہے، ہے تو بہت اچھی لیکن ہمارے ماحول میں یہ راس نہیں آتی اگر کام کرنے کا ماحول اور زیادہ محنت کرنے کے لئے حالات مناسب ہوں تو ڈاکٹر طارق رحمان نے تعلیم اور کلاس ڈفرنس (فرق) پر ۲۶ مئی کو اپنے خیالات کا اظہار نہ کیا ہوتا۔ جب اعلیٰ تعلیم یافتہ دانشور بھی اپنا راستہ تلاش نہیں کر پاتے اور انہیں یہ نصیحت دی جاتی ہے کہ وہ کسی بیرونی ملک میں جا کر اپنا مقام پیدا کریں تو ایک عام آدمی یہاں کس طرح محسوس کر سکتا ہے کہ وہ ٹھیک ٹھاک ہے۔ جبکہ اسے ایک کونے سے دوسرے کونے میں زبردستی دھکیلا جاتا ہے۔

بات کا کہنا تو آسان ہے لیکن کرنا بہت مشکل۔

میرے خیال میں اس کا قابل عمل حل یہ ہے کہ ہماری قوم کا آپس میں اتحاد ہونا چاہیئے۔ یعنی مل جل کر ہمیں ایک ہو جانا چاہیئے۔ ایسا کرنے

Easier said than done

From Atiqa Kanwal

Advice rendered by Andleeb Naqvi to Mr Arif Ullah Khan in News Post of May 26, though very sound, does not hold good in our environment.

If the working conditions were as congenial and conducive to putting in hard work, Dr. Tariq Rahman would not have written on education and class differences on May 25. When highly educated elite cannot find their way and are advised to go abroad to find a place for themselves, how can a commoner feel at home when he is coerced form every nook and corner? It is easier said than done.

The solution which seems to work in the long run is national integration. It would take 20 to 25 years to build the nation when the national integration movement is launched. It is only later that the issues will be taken in the national spirit. As to its gains and losses, highly-educated elite and common workers would feel at home to work for the national cause in a good atmosphere and in healthy working conditions.

We have lost 46 years working haphazardly. If no conscious efforts are made in the right direction, centuries would pass and more degeneration, frustrations, miseries and tortures would pile up.

Rawalpindi

The News International, Tuesday, June 8, 1993

کے لئے یعنی قوم کی تعمیر کے لئے بیس پچیس سال لگیں گے۔ اور وہ بھی اس صورت میں کہ اب ایسا کرنے کی تحریک شروع کی جائے۔ یہ بات اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ ہماری قومی روح بیدار ہو اور ہم تمام معاملات کو قوم کی سطح پر حل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ دانشور اور عوام الناس میں سے کام کرنے والے لوگ یہ محسوس کریں گے کہ قوم کے لئے کام کرنا بہت مناسب ہے۔ اور ان کا ماحول بھی اچھا ہوگا اور کام کرنے کے حالات بھی صحت مند کہلائے جا سکیں گے ہم نے چھیالیس سال بغیر کسی پروگرام کے اِدھر اُدھر تھپیڑے کھاتے ہوئے گزار دیئے ہیں۔ اگر اب بھی ہمیں کوئی باشعور سمت نہ ملی تو صدیوں گزر جائیں گی اور ہم زیادہ ہی نیچے کی طرف پھسل جائیں گے۔ ہماری مایوسی بڑھ جائے گی۔ اور تکالیف بھی اور اسی طرح یہ باتیں ہمارے لئے انتہائی تکلیف دہ ہونے کے باوجود ڈھیروں ڈھیر ہو جائیں گی۔

یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا۔

ذیل میں دیئے جانے والے تراشے کا ترجمہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۳ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

Barbarism

THE news item appearing in *Dawn* of March 3 entitled, "Russia to supply heavy arms to Serbs", while Serbs are engaged in the open massacre of Muslims in Bosnia is shocking, to say the least.

This news, when read in the context of the earlier news as to how Serbs were shooting helpless dying Muslims (under siege by the Serbs) when they tried to reach the food medicine supplies air dropped by the US helicopters and planes, leads one to conclude that Russia wants to see that tempo of killing of Muslims by Serbs is well-maintained by replenishing the stock of killing arsenal of the Serbs, notwithstanding the strict embargo on supply of arms to the Muslims in Bosnia even for their own self defence or self survival. Still worse is the fact that the Serbs are being supplied arms by other sources.

Now Russia is to join this race. Paradoxically, the US airdrop operation also served the Serbs, the killers, as most of the supplies reached them instead of the Muslims for whom they were supposed to have been air dropped.

As the European Community, Muslim world. U.N.O. and others were deliberating for bringing peace in Bosnia, carnage of Muslims in Bosnia went on unabated.

If the Super Power wanted, carnage of Muslims in Bosnia could have been stopped in 3 days which went on unabated for the last 300 days.

What is happening in today's civilised world is not different from what happened in the Dark/Barbaric Age.

A.G.M. GODIL
Karachi

DAWN WEDNESDAY,

MARCH 31, 1993

دی ھیرلڈ
جون ۱۹۹۳ء

دی ہیرلڈ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں محمد اسلم رسول پوری جام پور ڈسٹرکٹ راجن پور سے کہتے ہیں۔

آپ کے مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں جو مضمون "دی بلیس فیمی ٹریپ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اگرچہ خاصا مؤثر ہے لیکن نامکمل ہے۔ سیاہ بلیس فیمی قوانین ہمارے معاشرے کو تباہ کر رہے ہیں۔ یہ اقلیتوں کو پیس دینے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ ایسی کہانیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسے کہ انور مسیح کی ہیں خاصی زیادہ ہیں راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں یہ قوانین خاص طور پر لاگو ہوجاتے ہیں حاجی پور کے علی اختر شاہ ایک پرائمری سکول ٹیچر ہیں ان کے خلاف گستاخی کا مقدمہ زیر شق ۲۵۰ سی رجسٹر کیا گیا تھا اور یہ ایک شخص عبداللہ حنیف جس کا تعلق حاجی پور کی جماعت اسلامی سے ہے نے درج کروایا تھا۔ علی اختر شاہ کو جیل بھیج دیا گیا اور ان کا کیس

Holier Than Thou

In your March 1993 issue, the article *The Blasphemy Trap*, although impressive, was incomplete. The black blasphemy laws are destroying our society, providing an opportunity to crush the minorities. Stories like that of Anwar Masih are plentiful. In districts Rajanpur and Dera Ghazi Khan, these laws often come into play.

Ali Akhtar Shah of Hajipur is a primary school teacher. A case of blasphemy under section 250c was registered against him by a certain Abdullah Hanif, a Jamaat-i-Islami leader from Hajipur. Ali Akhtar Shah was sent to jail and his case was heard by additional session Judge Zulfiqar Ali Malik of Rajanpur. He was found innocent and acquitted.

In another instance, an FIR was lodged against Muhammad Nawaz, an accountant at the Civil Hospital Jampur, under section 295c by the local Sipah-i-Sahaba. Muhammad Nawaz fled and his case is still under investegation.

Dr Mumtaz Ali and his son Nisar Ahmed are facing trial under section 298c in the magistrates court Jampur.

An FIR was also lodged against two Ahmedis, Khan Muhammad Laskani and Rafiq Ahmed Naeem who translated the Holy Qur'an into Seraiki. Their bail applications were rejected by the sessions judge of D.G. Khan and also by the Multan Bench of the Lahore High Court. The Supreme Court ultimately released them on bail and they now face trial.

This is what our society has been reduced to, with innocent people being falsely accused in the name of Allah.

Muhammad Aslam Rasoolpuri
Jampur, District Rajanpur

The Herald. June 1993

ایڈیشنل سیشن جج ذوالفقار علی آف راجن پور نے ستادہ بے گناہ ثابت ہوتے اور رہا کر دئیے گئے۔

ایک اور واقعہ یوں ہے کہ ایک الف۔ آئی۔ آر محمد نواز کے خلاف درج کروائی گئی جو سول ہاسپٹل جام پور میں اکاؤنٹنٹ ہیں اس پر دفعہ ۲۹۵ سی لگائی گئی اور یہ کیس سپاہ صحابہ نے درج کروایا تھا۔ محمد نواز اپنی جگہ چھوڑ کر کہیں چلے گئے اور ان کا کیس ابھی تک زیر تحقیق ہے

ڈاکٹر ممتاز علی اور ان کے بیٹے نثار احمد پر بھی ایک مقدمہ ۲۹۸ سی کے تحت مجسٹریٹ کورٹ جام پور میں قائم کیا گیا ہے

ایک ایف۔ آئی آر دو احمدیوں کے خلاف درج کروائی گئی تھی ان احمدیوں کے نام ہیں خان محمد لاسکانی اور رفیق احمد نعیم جنہوں نے قرآن مجید کا سرائیکی میں ترجمہ کیا تھا۔ ان کی ضمانت کی درخواست سیشن جج ڈیرہ غازیخان نے مسترد کر دی اور اسی طرح لاہور ہائیکورٹ کے ملتان بنچ نے بھی آخرکار سپریم کورٹ نے انہیں ضمانت پر رہا کر دیا اور اب ان پر یہ مقدمہ بنا ہوا ہے۔

یہ ہے جو کچھ ہمارے معاشرے کے ساتھ ہوا ہے۔ وہ لوگ جو بیگناہ ہیں انہیں اللہ کے نام پر غلط طور پر الزام دیا جاتا ہے

دی نیوز انٹرنیشنل
۹ جون ۱۹۹۳ء

میر عبدالعزیز (راولپنڈی) دی نیوز انٹرنیشنل کے ۹ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔ جو کچھ میں لکھنے لگا ہوں اس کا تعلق کشمیر کے متعلق اس نئے فارمولا سے ہے جو کارنیگی انسٹیٹیوٹ امریکہ کے جیمز سی۔ کلاڈ نے پیش کیا ہے اور جو آپ کے اخبار میں دو ہفتہ قبل شائع ہوا تھا۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اس عظیم ماہر امور ہندو پاکستان نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ کشمیر کی ریاست کو لائن آف کنٹرول کے مطابق تقسیم کر دیا جائے اور اس لائن کو باقاعدہ عالمی سرحدیں مان لیا جائے یعنی ان دونوں ممالک کی عالمی سرحدیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس تقسیم کا جواز کیا ہے۔ ایک جنگ بندی لائن یا لائن آف کنٹرول کا مطلب یہ ہے کہ ہم فوجی حل کو اس لئے تسلیم کرتے ہیں کہ اس جنگ بندی کی لائن اس جگہ کو ظاہر کرتی ہے جہاں دونوں فوجوں نے جنگ بندی کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔

کیا یہ فاضل ماہر جانتے ہیں کہ یہ تجویز ہندوستان کے پہلے وزیراعظم جواہر لال نہرو نے آج سے چالیس سال سے بھی زیادہ عرصہ ہوا پاکستان کو پیش کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہندوستان کی زمین کا کچھ مزید حصہ پاکستان کو دینا چاہتے تھے تاکہ جنگ بندی کی لائن مضبوط ہو جائے لیکن پاکستان نے اس تجویز کو مسترد کر دیا تھا۔

US formula

From Mir Abdul Aziz

This refers to the new formula on Kashmir by James C. Claud of the Carnegie Institute of USA, which appeared in your newspaper two weeks ago.

In a nutshell, this great expert of Indo-Pakistan affairs has recommended that Kashmir state should be partitioned along the Line of Actual Control and the line itself should be made the international border between the two countries.

The question arises : what is the justification of this partition? A cease-fire line or Line of Control means that we accept the military solution because a cease-fire line indicates the place where the warring countries have ceased fighting. This means that might and not right will to carry the day.

Doesn't the learned expert know that such an offer was given to Pakistan by the first prime minister of India, J. Nehru, more than forty yeas ago? In fact he wanted to cede more Indian-held territory to Pakistan in order to strengthen the cease fire line but Pakistan rejected it.

The offer of internal autonomy to Indian-held Kashmir is a mere trap. In the past, this autonomy of Kashmir was violated by India despite article 370 of the Indian Constitution. Farooq Abdullah, the architect of Kashmir's "accession" to India, was dismissed and jailed in 1953.

The Bharatia Janata Party is already saying that they will abolish article 370 of the Indian Constitution and make Kashmir part of India like other states. Then Indian magnates will purchase land in Kashmir and drive the Muslims out of Kashmir. Shimon Perez of Israel has also advised the Indians to try the demographic solution of Kashmir, as was done in Palestine.

If the state is to be divided, then why not apply the formula which was applied to British India, to Punjab, Bengal and even Assam? In that case, India would get only 3,000 square miles of the Hindu-majority areas of Jammu, Kathua and Udhampur and three Muslim majority districts of Jammu province, viz., Dodah, Poonch and Rajauri would come with Kashmir.

As regards Ladakh, it has two districts, Kargil, which has a Muslim majority and, Leh, which has a Buddhist (not Hindu) majority.

The suggestion of Mr Claud to merge the Northern cushion with Pakistan and a large part of Jammu with India is vague and indefinite. Why not specify the exact area?

I am afraid Mr Claud's formula is not even worth the paper on which it is written.

Rawalpindi

The News International

Wednesday, June 9, 1993

جہاں تک داخلی اٹانومی کا سوال ہے اس علاقے کے لئے جسے مقبوضہ کشمیر کہا جاتا ہے یہ سوائے ایک پھندے کے اور کچھ نہیں ہے۔ گذشتہ ایام میں کشمیر کی اس اٹانومی کو ہندوستان نے ہندوستانی دستور کے آرٹیکل ۳۷۰ کے باوجود اس کی خلاف ورزی کی تھی۔ فاروق عبداللہ جو کشمیر کو ہندوستان میں ضم کرنے کی تجویز کے معمار تھے کو ڈسمس کر دیا گیا تھا اور ۱۹۵۳ء میں جیل بھیج دیا گیا تھا۔

بھارتیہ جنتا پارٹی تو پہلے ہی یہ کہہ رہی ہے کہ وہ ہندوستانی دستور کے آرٹیکل ۳۷۰ کو منسوخ کر دے گی اور کشمیر کو ہندوستان کا حصہ بالکل اسی طرح بنائے گی جس طرح دیگر ریاستیں اس کا حصہ ہیں۔ پھر ہندوستان کے بڑے بڑے لوگ کشمیر میں زمینیں خرید لیں گے۔ اور مسلمانوں کو کشمیر سے نکال باہر کریں گے۔ اسرائیل کے شمعون پیریز نے بھی ہندوستان کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر کی آبادی کا تناسب اسی طرح بدل دے جس طرح فلسطین میں کیا گیا ہے۔

اگر ریاست کو تقسیم ہی کرنا ہے تو پھر اسی فارمولے پر کیوں نہ عمل کیا جائے جو برطانوی ہندوستان کو تقسیم کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور جس کا اثر پنجاب بنگال اور آسام پر پڑا۔ ایسا کرنے سے ہندوستان کو صرف ۳۰۰۰ مربع میل زمین ملے گی۔ جہاں جموں کٹھوعہ اور اودھم پور میں ہندوؤں کی اکثریت ہے اور تین مسلم اکثریت کے ضلعے یعنی جموں کا ضلع ڈوڈہ، پونچھ اور راجوری کشمیر کو مل جائیں گے۔ جہاں تک لداخ کا تعلق ہے اس کے دو ضلع ہیں کارگل جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ لیس جہاں ہندوؤں کی نہیں بلکہ بدھ مت والوں کی اکثریت ہے۔ مسٹر کلاڈ کی یہ تجویز کہ شمالی علاقے کو پاکستان کے ساتھ ضم کر دیا جائے۔ اور جموں کے ایک بہت بڑے علاقے کو ہندوستان کے ساتھ ایک مبہم تجویز ہے۔ اور غیر معین بھی۔ ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ علاقے کا صحیح طور پر تعین کر دیا جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ مسٹر کلاڈ کے فارمولے کی قیمت اس کاغذ کی قیمت کے برابر بھی نہیں جس پر یہ لکھا گیا ہے۔

متکبر پر آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ـــــ نون ۔ سین

صومالیہ کے جنگی سردار

صومالیہ کے جنگی سردار آئیڈیڈ نے جمعہ کے روز کہا کہ اگر اقوام متحدہ نے ان ۲۳ پاکستانیوں کا بدلہ لینے کی کوشش کی جو اپنے فرائض کی ادائیگی میں شہید ہو گئے تھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں اور بچوں کو اپنی جانیں ضائع کرنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

یہ آئیڈیڈ نے اس وقت کہا جب اقوام متحدہ کے فوجی دستے اس کے مسلح افراد پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ آئیڈیڈ اور اس کا حریف ایک لمبے عرصے سے صومالیہ میں انتہائی گڑبڑ کا باعث بنے ہوئے ہیں قیام امن کے لئے پاکستان نے اپنے فوجی دستے اقوام متحدہ کی کمانڈ کے تحت بھیجے تھے۔ گذشتہ روز بغیر کسی اشتعال کے ۲۳ پاکستانیوں کو ہلاکت کے منہ میں دھکیل دیا گیا۔

آئیڈیڈ نے اب کہا ہے کہ اگر اس کے مسلح دستوں پر حملہ کیا گیا تو یہ سمجھا جائے گا کہ عوام الناس پر حملہ کیا گیا ہے یہ بات انہوں نے اپنی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہی انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی مسلح فوجی دستے نہیں ہیں۔

جب وہ یہ کہہ رہے تھے تو اقوام متحدہ کے ہیلی کاپٹر ان کی رہائشگاہ کی چھت کے قریب سے ہو کر گذر رہے تھے۔

آئیڈیڈ کی عمر ۵۸ سال تھی اور یہ اس سے قبل صومالیہ کے سفیر برائے ہندوستان تھے۔ جب یہ سیاسی قیدی تھے تو کہا جاتا ہے کہ ڈکٹیٹر زیاد باری نے انہیں خاصی زیادہ تکالیف پہنچائی تھیں چنانچہ اس کے نتیجے میں وہ آزاد ہونے کے بعد جنگی سردار بن گئے۔ اور اب ان کا مقابلہ امن قائم کرنے والے دستوں سے ہے جن کی تعداد اس وقت ۱۸ ہزار بتائی جاتی ہے۔

سیکورٹی کونسل نے اتوار کے روز ایک قرارداد کے ذریعے اقوام متحدہ کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ طاقت کا استعمال کر کے امن قائم کریں۔ خاص طور پر ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے اقوام متحدہ کے دستوں پر حملے کر کے کچھ لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب اقوام متحدہ نے فرانسیسی فوجی دستے کے ۶۰۰ افراد کو پاکستانی دستوں کے ساتھ شامل کر دیا ہے تاکہ آئیڈیڈ کے لوگوں کو ان پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے۔

(اقوام متحدہ نے آئیڈیڈ کے ٹھکانے پر حملہ کر دیا ہے)

> اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس سے کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ کوئی بری بات اس سے نہ نکالو۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بقیہ: صـ ۶

سلمہا اہلیہ محمد ارشد صاحب کے پھیپھڑے میں املی کی گٹھلی چلی گئی فوری طور پر لاہور لے جا رہے تھے کہ جاتے ہوئے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ فرمایا اللہ فضل کرے گا۔ لاہور میو ہسپتال میں عزیزہ کی برونکوسکوپی ہوئی۔ صرف گٹھلی کا تھوڑا حصہ نکلا باقی حصے نے پھیپھڑے میں پھنس کر اسے بند کر دیا۔ ایکدم حالت بگڑ گئی ڈاکٹر نے کہا کہ آپ لوگ معجزہ پر یقین رکھتے ہیں اب معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔ بچی پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ میری والدہ محترمہ بچی کو گود میں لئے بیٹھی تھیں کہ حضور کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ بیہوشی میں ہی بچی کو ہلکی کھانسی اٹھی اور گٹھلی باہر آ گئی۔ فوراً ہی حالت بہتر ہو گئی۔ یہ ایک بہت بڑا نشان تھا جو کہ ہم سب نے حضور کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا دیکھا۔

ایک مرتبہ جامعہ میں طالب علمی کے زمانہ میں خاکسار اور کچھ ساتھیوں نے ایک شرارت کی بعد میں وہ سنجیدہ بات ہو گئی۔ جس پر حضور رایدہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو جامعہ سے فارغ کرنے کا حکم فرمایا خاکسار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اپنے ساتھیوں سمیت فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت کسی اہم مسئلہ پر امراء جماعت کی ملاقات ہو رہی تھی۔ میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے عرض کی کہ حضور کی خدمت میں عرض کر دیں کہ خاکسار ملاقات کی درخواست کرتا ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت ملاقات نہیں ہو سکتی۔ خاکسار نے عرض کی کہ میری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ آپ اس وقت درخواست کریں۔ اگر حضور پسند نہ فرمائیں تو میں واپس چلا جاؤں گا۔ حضور قریب ہی تشریف فرما تھے۔ آپ نے بلانے کا حکم فرمایا اور از راہ شفقت و احسان معاف فرما دیا۔ حضور نے ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا کہ بزرگ اور اساتذہ تم کا کہنا تھا کہ اب آپ لوگوں کو معافی ملنا محال ہے۔ لیکن حضور نے ہمیں دیکھتے ہی یہ فرمایا کہ شرارت کرو۔ یعنی شرارت ایسی ہو کہ سنجیدہ بن کر نقصان دہ نہ ہو۔ اور مسکراتے ہوئے معاف فرما دیا۔

خاکسار نے نکاح پڑھانے کے لئے حضور کی خدمت میں درخواست کی بیت مبارک میں بعد نماز عصر نکاح کا اعلان ہونا تھا۔ حضور تشریف نہ لا سکے مولانا عبدالمالک خان صاحب نکاح کا اعلان کرنے کھڑے ہوتے۔ خاکسار نے ان کو روک دیا کہ پہلے میں حضور سے ملاقات کروں گا اس کے بعد نکاح ہو گا۔ خاکسار قصر امامت میں حاضر ہوا۔ حضور نے از راہ شفقت کمرہ میں بلا لیا اور خاکسار نے دیکھا کہ حضور نے سر میں پٹی باندھی ہوئی ہے سر درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں فرمایا کہ میری طبیعت اچھی نہیں دعا کر رہا ہوں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ کل پڑھاؤں گا لیکن آج مہمان باہر سے بھی آئے ہیں اس لئے آج ہی پڑھوا لو۔ حضور کے اس پیار بھرے ارشاد پر خاکسار نے واپس آ کر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب سے عرض کی کہ حضور نے اجازت دے دی ہے اب آپ اعلان فرمائیں۔ حضور نے اس پر مزید یہ احسان فرمایا کہ بارات کے موقع پر بھی تشریف لے گئے اور دعوت ولیمہ سے قبل اور بعد میں بھی دیر تک خاکسار کے کمرہ میں تشریف فرما رہے۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم عزیز الدین احمد سلمہ کی پیدائش کے موقع پر سینٹ رافیل ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹر الزبتھ نے کہا کہ اپریشن کا کیس ہے اور کوئی چارہ کار نہیں۔ میں نے ڈاکٹر کو کہا کہ مجھے ربوہ فون کرنا ہے۔ ذرا انتظار کرو۔ میں نے ربوہ دار امامت فون کیا۔ عزیزم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد نے فون اٹھایا۔ خاکسار نے صورت حال عرض کر کے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور بھی فون کے قریب ہی تشریف رکھتے تھے۔ فرمایا کہ ڈاکٹر کو کہو کہ ایک گھنٹہ انتظار کر لے۔ عزیزم میاں لقمان احمد کی روایت ہے کہ اسی وقت حضور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے تھے۔ میں نے ڈاکٹر کو کہا کہ ایک گھنٹہ انتظار کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے اور ایک گھنٹہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرماتے ہوئے حضور کی دعا قبول کر کے بغیر اپریشن کے بیٹا عنایت فرمایا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس کے بعد بچی کی پیدائش باوجود ڈاکٹر کی نارمل برتھ کی امید کے اپریشن سے ہوئی۔ یہ بات واضح ہو گئی کہ پہلے بچے کی پیدائش معمول کے مطابق صرف حضور کی دعا سے ممکن ہوئی تھی۔

خاکسار نے حضور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ خاکسار نے اپنے بیٹے عزیزم عزیز الدین کی بسم اللہ کروانی ہے۔ حضور تشریف لا کر اس کی بسم اللہ کر کے ممنون فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان دنوں مصروفیت زیادہ ہے اس لئے تم سب عزیزوں کو لے کر فلاں دن عصر کے بعد قصر امامت آ جانا وہیں دعا ہو جائے گی۔ قصر امامت میں عزیزم میاں فرید احمد صاحب والے حصے میں دعا کی تقریب کا اہتمام تھا۔ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد کو بھی حضور نے خاص طور پر بلوایا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے اپنی چھوٹی بیٹی عزیزہ عطیۃ الحی کی اور میری دو بہنوں امۃ اللطیف اور امۃ الشکور نے اپنے دو بچوں کی بھی بسم اللہ حضور سے کروالی حضور نے از راہ شفقت و احسان ان بچوں کو انعامات بھی عنایت فرمائے اور یسرنا القرآن پڑھانے کے بعد دعا بھی کروائی۔ یہ حضور کا کتنا بڑا احسان ہے باوجود اتنی مصروفیت کے قصر امامت بلا کر بچوں کی بسم اللہ کا ہمیں اعزاز بخشا

ایک مرتبہ جب کہ میرا بیٹا عزیزم عزیز الدین چھوٹا تھا۔ میں نے اٹھایا ہوا تھا اور وہ رو رہا تھا۔ اچانک حضور اور حضرت بیگم صاحبہ ہمارے ہاں تشریف لے آئے۔ کسی گاڑیوں کے رکنے کی آواز پر باہر دیکھا تو حضور تشریف لائے ہیں۔ ہم سب بہت خوش ہوئے۔ بیٹا رو رہا تھا۔ میں نے کہا کہ بیٹے خاموش ہو جاؤ۔ حضور تشریف لائے ہیں۔ میری یہ آواز حضور نے بھی سن لی۔ اندر داخل ہوتے ہی حضور نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ اور بہت پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کر حضور نے اپنے ہونٹوں سے ملا اور پیار کیا بچہ فوراً کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ پھر فرمایا۔ دیکھا! بچوں کو پیار سے بہلاتے ہیں۔ ڈانٹتے نہیں۔

حضور بچوں پر ہمیشہ شفقت فرماتے آتے جاتے بچوں کو پہلے سلام کرتے اگر گاڑی میں سوار ہوں تو دور سے دیکھ کر ہی بچوں کو سلام کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ۱

کیوں ضروری ہے ۔ ہم تو بڑوں کا ادب کرنے کی خاطر ٹوپی اتار دیتے ہیں ۔ چنانچہ یہ واقعہ درست ہے ۔ یہاں رواج ہے ۔ جج کے سامنے جائیں تو جج ٹوپی پہنتا ہے اور جو حاضر ہونیوالے ہیں انکو ٹوپی اتارنی پڑتی ہے ۔ انگریزی محاورہ ہے
HATS OFF TO YOU.
تمہارے ادب میں ہم ہیٹ اتارتے ہیں ۔ لیکن ٹوپی وقار کا نشان ضرور سمجھتے ہیں ۔ جج کو اجازت ہے ٹوپی پہننے کی ۔ بلکہ لازم ہے کہ پہن کر آئے ۔ جس کا مطلب ہے کہ اس کو ادب اور وقار کا مقام ملا ہے ۔ تو کم سے کم یونہی سہی ۔ تم یوں سمجھا کرو کہ خدا کے دربار میں ہمیں عزت دی گئی ہے ۔ اللہ نے ہمیں وقار بخشا ہے خدا نے وقار بخشا ہو اور تم اتار کر پھینک دو یہ بھی تو بے ادبی ہے جج اگر ٹوپی اتار کر بیٹھے گا تو وہ قوم کی بے ادبی کر رہا ہے ۔ اس روایت کی بے ادبی کر رہا ہے جس نے اسکو وہ خاص وقار اور عزت اور افتخار کا مقام عطا کیا ہے ۔ پس (بیوت الذکر) میں ٹوپی پہن کر جانا سنت کے مطابق ہے ۔ اس کا ایک اندرونی روحانی رجحان سے تعلق ہے اس لئے اسکو رواج دیں ۔ بچوں کو چھوٹی چھوٹی ٹوپیاں بنا کر دیں ضروری تو نہیں کہ مہنگی ٹوپیاں ہی ہوں ۔ کپڑے کی ٹوپیاں ہی سہی مگر ادب کا ایک نشان ضرور ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ان چیزوں کی طرف بھی واپس لیکر آئے اور ان چیزوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۶ ، مارچ ۹۳ء)

بقیہ: صـ۱ نمایاں کامیابی

تھا سورج زندگی ہے ۔ یہ مقابلہ RAIFFEISENBANK کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا ۔ عزیزہ کو شمسی توانائی سے چلنے والی کلائی کی گھڑی انعام کے طور پر دی گئی ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت فرمائے ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا فضل الرحمن صاحب مقیم کینیڈا کا ہرنیا کا اپریشن ہونے والا ہے ۔

○ مکرم منور احمد باجوہ صاحب احمد نگر ربوہ کی اہلیہ محترمہ کا مورخہ ۱۱ جون ۹۳ء کو فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے ۔ ابھی تک کمزوری کافی ہے ۔

○ مکرم طارق محمود جاوید صاحب مربی سلسلہ گیمبیا کے والد مکرم محمد شریف صاحب نیویارک امریکہ میں دل کا دورہ پڑنے سے ۳ دن سے ہسپتال میں داخل ہیں ۔

○ مکرم چوہدری محمد افضل صاحب چیمہ مقیم عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں ۔ بخار نہیں اتر رہا ۔ پیشاب کی بھی تکلیف ہے ۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں ۔

اعلان گمشدگی

ایک پنشن بک نمبر P.۲۷۹ بنام شریف احمد دارالعلوم جنوبی ربوہ سے نیشنل بنک جاتے ہوئے ۷ ، جون ۹۳ء کو راستہ میں گر گئی ہے ۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو براہ مہربانی دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں ۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۱۰ میں نصیر احمد طاہر ولد مسعود احمد مجاہد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔
العبد ۔ نصیر احمد طاہر RS ۵۰۰ ۱۹/۱ النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۔ گواہ شد نمبر۱ ۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی ۔ گواہ شد نمبر۲ ۔ عمران احمد قمر وصیت نمبر ۲۷۲۹۹ ۔

مسل نمبر ۲۸۹۱۱ میں ڈاکٹر تنویر احمد ولد چوہدری محمد اشرف قوم آرائیں پیشہ ویٹرنری ڈاکٹر عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال پارک گلبرگ لاہور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) پلاٹ برقبہ ایک کنال میرا حصہ ۲/۱ ہے یعنی ۷ مرلہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) موٹر سائیکل پرانا مالیتی -/۹۰۰۰ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد ۔ تنویر احمد مکان نمبر ۱۰ اگلی نمبر ۳۴ کینال پارک گلبرگ نمبر II لاہور حال کراچی ۔ گواہ شد نمبر۱ ۔ عبدالرحیم ساقی وصیت نمبر ۱۷۳۶۷ گواہ شد نمبر ۲ ۔ ابراہیم نصر اللہ درانی وصیت نمبر ۲۵۳۶۵ ۔

مسل نمبر ۲۸۹۱۲ میں چوہدری محمد علی ملہی ولد چوہدری پیر اندتہ قوم ملہی پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت ۶۵-۱۱-۹ ساکن ہارون آباد ضلع بہاولنگر ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) ایک مربع زمین برقبہ ۲۵ ایکڑ مالیتی بارہ لاکھ پچاس ہزار روپے ۔ (۲) ایک عدد ٹریکٹر روسی مع ٹرالی مالیتی -/۱۰۰۰۰۰ روپے (۳) ایک حویلی برقبہ ۲ کنال مالیتی -/۳۰۰۰۰ روپے (۴) ایک عدد مکان برقبہ ۴ مرلہ واقع چک منڈی ہارون آباد مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹریکٹر ٹرالی مل رہے ہیں اور مبلغ -/۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔
العبد ۔ چوہدری محمد علی ملہی چک منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر ۔ گواہ شد نمبر۱ ۔ مشتاق احمد سیکرٹری مال چک نمبر ۵۶/4-R ضلع بہاولنگر ۔ گواہ شد نمبر۲ ۔ چوہدری غلام سرور پسر موصی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۹ جون۔ جمعرات کی شام آندھی آئی اور ہلکی سی بارش ہوئی۔ جمعہ کو دھوپ نکل آئی۔ گرمی کی شدت کم ہو چکی ہے۔

○ صدر مملکت غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ میں نواز شریف سے غیر مشروط ملاقات کے لئے تیار ہوں۔ وزیر اعظم سے جھگڑے کی کوئی گنجائش نہیں میں صدارتی امیدوار بنا ہوں نہ ان کی جگہ خود یا کسی کو وزیر اعظم بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں ملاقات کے لئے ہر وقت تیار ہوں بلکہ مشتاق ہوں جب چاہیں آئیں۔ کھلے بازوؤں سے استقبال کروں گا۔ قومی اسمبلی توڑنا قصہ ماضی ہے۔ دی نیوز سے ایک خصوصی انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم سے مصالحت کے لئے میں نے کسی وزیر یا افسر کی برطرفی کی شرط نہیں رکھی۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم میں آئینی طریق سے کسی ترمیم یا منسوخی پر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ قومی مفادات میں نقصان دہ بے ضابطگیوں پر حکومت کو انتباہ کرنا میرا فرض ہے۔

○ وفاقی بجٹ میں فوری طور پر ایک تبدیلی کی گئی ہے اس کے مطابق بڑی کاروں، ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹروں کی درآمدی ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا گیا ہے حکومت نے یہ تبدیلی مقامی کار ساز اداروں کے احتجاج پر کی ہے۔ بجٹ کے اعلان کے صرف تین دن بعد اس پر نظر ثانی کر دی گئی ہے۔

○ بوسنیائی مہاجروں کا پہلا قافلہ اسلام آباد پہنچ گیا ہے۔ اس میں ۲۶۶ مظلوم مسلمان مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ مظلومین بوسنیا نے کہا ہے سربوں کی بربریت پر عالمی ضمیر کی خاموشی پر حیرت زدہ ہیں۔ ہر گھر میں بے کفن نعشیں پڑی ہیں۔ ہمارے شوہر، بھائی، بیٹیاں اور ننھے منے بچے ہماری آنکھوں کے سامنے گولیوں سے بھون دیئے گئے ہم بد قسمت ہیں جو زندہ ہیں ہمیں اب زندگی سے پیار نہیں۔

○ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ خسارہ کی شرح ۷ فیصد سے کم کر کے ۵ء۵ فیصد کی جائے گی۔

○ سپریم کورٹ کا وہ فیصلہ جس کے ذریعے قومی اسمبلی بحال کی گئی ہے قومی اسمبلی میں آویزاں کر دیا گیا ہے۔

○ مولانا عبدالستار نیازی نے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن مذاکرات نتیجہ خیز ہوئے تو مڈٹرم انتخابات ہو سکتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قومی حکومت بنائی جائے مگر اس میں نواز شریف کا کوئی آدمی نہیں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ نواز شریف سے صرف قومی حکومت کے تحت اکتوبر میں انتخابات کرانے کی شرط پر سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ پنجاب میں گورنر راج کی افواہوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق وزیر اعظم نے خان عبدالولی خان کو آئندہ صدارتی امیدوار نامزد کرنے کی پیشکش کر دی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ عدالتی فیصلے سے پنجاب اسمبلی کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ گورنر پنجاب پھر اسمبلی توڑ دیں گے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ۱۴۰ اراکین پنجاب اسمبلی کی عبوری ضمانت کی اجتماعی درخواستیں ہائیکورٹ میں دائر کی جائیں گی تاکہ اسلام آباد سے لاہور واپسی پر انہیں گرفتار نہ کیا جا سکے۔

○ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں آئندہ چند ماہ میں اضافہ متوقع ہے۔

○ امریکہ کے صدر نے کہا ہے کہ بوسنیا کو تین نسلی زونوں میں تقسیم کرنے پر غور کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تنازعے کے ایسے حل کو ترجیح دیں گے۔ جس میں بوسنیا کی تقسیم نہ ہو۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے حافظ آباد کو ضلع بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ پنڈی بھٹیاں کو سب ڈویژن کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

○ جاپانی وزیر اعظم مسٹر میازاوا کے خلاف تحریک عدم اعتماد منظور ہو گئی ہے۔ اگلے ماہ عام انتخابات ہوں گے۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ جان میلوٹ نے کہا ہے کہ امریکہ کو بھارت کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کا ثبوت مل گیا ہے۔

○ بوسنیا کے صدر نے اپنے ملک کی تقسیم روکنے کے لئے جرمنی سے امداد طلب کر لی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر کو ہٹانے کی کوششوں میں شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے مواخذہ کی تحریک میں ساتھ دینے کے عوض قبل از وقت انتخابات کرانے کی پیشکش کی تھی۔ محترمہ نے کہا کہ حکومت مجھے جال میں پھنسانا چاہتی ہے۔ وزیر اعظم کا کوئی پسندیدہ شخص صدر بن گیا تو موجودہ معاہدے پر عمل درآمد کی ضمانت نہیں مل سکتی۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE Rs.200/-

عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس Rs 100/-
ATHRA COURSE اٹھرا کورس Rs.100/-
تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

ضرورت چوکیدار
(سکیورٹی گارڈ)

ہمیں اپنے ادارہ کیلئے ۶ عدد سکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے۔ سابقہ فوجی اور اسلحہ لائسنس رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر حلقہ یا صدر صاحب کی تصدیق سے جلد از جلد ارسال کریں۔

مینیجر ٹویوٹا فیصل آباد موٹرز
ویسٹ کینال روڈ منصورہ آباد
فیصل آباد
فون: ۱۲۰۰۴ - ۱۲۰۰۲
۱۹۹۰۲

○ اسمبلیاں توڑ کر نئے انتخابات کرانے کے ایک نکاتی ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے متحدہ اپوزیشن، پی ڈی اے، این ڈی اے، اسلامی جمہوری محاذ، چٹھہ گروپ اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کا سربراہی اجلاس اور کل جماعتی کانفرنس ۲۳ جون کو اسلام آباد میں طلب کر لی گئی ہے۔

نوائے وقت کی ایک خبر

اتحاد بین المسلمین کا عملی "نمونہ"

کانفرنس کے دوران مغرب کی نماز۔ سنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث نے الگ الگ پڑھی۔

سرگودھا: آج سرگودھا میں اتحاد بین المسلمین کانفرنس کے موقع پر اذان مغرب کے بعد تمام فرقوں کے علمائے کرام الگ الگ ہو گئے اور سنی شیعہ دیوبندی بریلوی اور اہلحدیث علمائے کرام نے الگ الگ نماز مغرب ادا کر کے اتحاد بین المسلمین کا نمونہ عوام کے سامنے پیش کیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹ جون ۱۹۹۳ء)

خدام کیلئے سنہری موقع

ہمیں اپنی فیکٹری میں درج ذیل اسامیوں کی ضرورت ہے
۱۔ آفس کلرک۔ تعلیم کم از کم میٹرک عمر ۲۵ تا ۳۵ سال۔ ۲۔ گھریلو کام کیلئے ملازم عمر ۳۵ تا ۵۰ سال۔ ۳۔ ربڑ کا کام سیکھنے والے لڑکے دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ رہائش فری ہوگی۔

میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۲۷۴۷۴۷ - ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۰۹۳۶

پتہ

اکسیر موٹاپا ۲۵/- | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/- | زدجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/- | اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/- | کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/- | سفوف اکسیر شوگر ۲۵/- | جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ ربوہ